مکاتیب

(۳)

بخدمت جناب مولانا محمد عمار خان ناصر صاحب سلمہ اللہ وحفظہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماہنامہ الشریعہ کے اپریل کے شمارے میں جناب کا مضمون ''زنا کی سزا'' (۲) پڑھا۔ پورے مضمون کا تفصیلی جواب دینے کی ہمت نہیں، البتہ جواب کا جو جوہر ہو سکتا ہے، وہ پیش خدمت ہے۔ اللہ کرے کہ اس سے آپ کے ذکر کردہ تمام اشکالات کا حل نکل آئے۔ یہ اقتباس احقر کی کتاب ''تحفہ اصلاحی'' سے ہے۔ یہ جواب الشریعہ میں چھپوانے کے ارادہ سے نہیں لکھا، صرف آپ کے مطالعہ اور غور وفکر کے لیے لکھا ہے۔ ویسے اگر آپ اس کو شائع بھی کر دیں تو مجھے اعتراض نہیں۔

مزید ایک بات پر غور کرنے کے لیے عرض کروں گا کہ علم کس کو کہتے ہیں؟ کیا جو اہل سنت کا اجماعی مسئلہ ہو، وہ علم نہیں؟ اگر وہ علم ہے تو پھر اگر کچھ اشکال ہے تو ہماری کم علمی اور کم فہمی کی وجہ سے ہے، اور اگر وہ بھی علم نہیں تو پھر ہماری اور آپ کی عقلوں اور سمجھوں کا بھی کیا اعتبار ہے، اور وہ کیا معیاریت رکھتی ہیں؟ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الدین النصیحۃ۔ وما علینا الا البلاغ۔

[مولانا مفتی] عبد الواحد غفرلہ

دار الافتاء، جامعہ مدنیہ لاہور

''تحفہ اصلاحی'' سے اقتباس:

امین اصلاحی صاحب نے رجم کے حد ہونے کے خلاف نسخ القرآن بالسنۃ کے عدم جواز کو اپنے لیے بڑی حتمی دلیل سمجھا تھا، ورنہ جہاں تک اصل مسئلہ کا تعلق ہے، احکام کی جو ترتیب واقع میں ہمیں ملتی ہے، اس میں نسخ القرآن بالسنۃ کا قول کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ قرآن پاک میں زنا کی سزا کے متعلق پہلے پہل یہ آیتیں نازل ہوئیں:

وَاللاَّتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِن نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُواْ عَلَيْهِنَّ أَرْبَعةً مِّنكُمْ فَإِن شَهِدُواْ فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّىَ يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّهُ لَهُنَّ سَبِيلاً (النساء، ۱۵)

''اور جو عورتیں بے حیائی کا کام کریں تمہاری بیویوں میں سے، تم لوگ ان عورتوں پر چار آدمی اپنوں میں سے گواہ کر لو۔ پھر اگر وہ آدمی گواہی دے دیں تو تم ان کو گھروں کے اندر بند رکھو، یہاں تک کہ موت ان کا خاتمہ کر دے یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی اور راہ تجویز فرما دیں۔''

وَالـلَّـذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنكُمْ فَآذُوهُمَا فَإِن تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُواْ عَنْهُمَا إِنَّ اللّهَ كَانَ تَوَّاباً رَّحِيماً (النساء،١٦)

''اور وہ مرد وعورت جو تم میں سے یہ برائی کریں، انہیں ایذا پہنچاؤ۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں تو ان سے درگزر کرو۔ بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔''

ان دو آیتوں سے دو حکم ملے:

۱۔ اگر شوہر بیویوں پر زنا کا الزام رکھیں اور ان کے جرم پر چار گواہ بھی لے آئیں تو آئندہ حکم آنے تک ان کو گھروں میں محبوس رکھا جائے۔

۲۔ اجنبی مرد وعورت زنا کریں، خواہ وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ ہوں، ان کو حسب حال تعزیر کی جائے۔

زنا کی مرتکب بیویاں ایسی بھی ہو سکتی ہیں جن سے صحبت ہو چکی ہو یعنی وہ ثیب ہوں یا ان سے صحبت نہ ہوئی ہو یعنی وہ باکرہ ہوں۔ اسی طرح زنا کے مرتکب مردوں میں بعض ایسے ہیں جو نکاح کے بعد صحبت کر چکے ہوں اور کچھ وہ ہیں جو ابھی تک صحبت نہ کر پائے ہوں اور کچھ وہ ہیں جن کا نکاح ہی نہ ہوا ہو۔ جب یہ کہا گیا کہ ''آئندہ حکم آنے تک زنا کی مرتکب بیویوں کو گھروں میں محبوس رکھو'' تو انتظار صرف ان بیویوں کے حکم کا نہیں بلکہ ان سے زنا کرنے والوں کے حکم کا بھی یہی ہے کیونکہ اول یہ انہیں سے ملوث ہوئے ہیں اور دوسرے ان کے بارے میں بھی کوئی متعین حکم نہیں دیا۔

مذکورہ بالا حکم کے بعد دوسرا حکم سنت وحدیث میں بیان ہوا۔ صحیح مسلم میں حضرت عبادہ بن صامتؓ سے نقل ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: خذوا عني خذوا عني قد جعل الله لهن سبيلا، البكر بالبكر جلد مائة ونفي سنة والثيب بالثيب جلد مائة والرجم۔

''رسول اللہ نے فرمایا: مجھ سے لے لو، مجھ سے لے لو۔ اللہ تعالیٰ نے ان زناکار بیویوں کے لیے (اور ان سے ملوث مردوں کے لیے) ضابطہ مقرر فرما دیا ہے۔ غیر شادی شدہ مرد کی غیر شادی شدہ عورت سے بدکاری میں سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔ (یہی حکم ان مردوں اور عورتوں کا ہے جن کا نکاح ہو چکا ہو، لیکن صحبت نہ ہوئی ہو) اور شادی شدہ مرد کی شادی شدہ عورت (جو صحبت بھی کر چکے ہوں۔ ان) کی بدکاری کی سزا سو کوڑے اور رجم ہے۔''

اس حدیث وسنت سے اس بیوی کا حکم بھی معلوم ہوا ہے جس سے صحبت ہو چکی ہو، پھر اس نے زنا کیا ہو اور شوہر نے اس پر چار گواہ قائم کر دیے ہوں کہ اس کی سزا رجم ہے۔

تیسرے درجہ میں سورۃ نور کی آیات نازل ہوئیں۔ ان کے ساتھ ہی رجم سے متعلق آیت بھی نازل ہوئی۔ ان آیات میں مندرجہ ذیل احکام ملے:

۱۔ شوہر بیوی پر زنا کا الزام رکھے لیکن چار گواہ پیش نہ کر سکے تو لعان ہوگا۔

۲۔ الزانية والزاني کے الفاظ سے غیر شادی شدہ کا حکم بتایا کہ اس کی سزا صرف سو کوڑے ہے اور ایک سالہ جلاوطنی کو منسوخ کر دیا گیا۔

۳۔ رجم کی آیت بھی نازل ہوئی جس سے رجم کی سزا کو برقرار رکھا گیا اور سو کوڑوں کی سزا کو منسوخ کر دیا گیا۔ بعد